



سوال

(459) سلام کرنے کا سنون طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرع شریف میں سلام علیک کس طرح سے کرنا جائز ہے؟ قول حق اور فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف کسی بزرگ یا ولی کا اتباع کرنا اور ان سے استدلال کرنا کن مسائل میں کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں؟

السلام علیکم کہتے وقت کمر کو جھکانا اور ہاتھ کو سینے یا پیشانی تک اٹھانا اور ان میں سے کسی کو لازم و ملزوم ٹھہرانا عجز و تعظیم کے اظہار میں آداب و بندگی کو ترجیح دینا اور سلام علیک کو معیوب اور اسلام کرنے والے کو مستنبر خیال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اتباع کسے، بخلاف قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جائز نیست چہ او تعالیٰ ہمہ کس را کہ او تعالیٰ را دوست دارد ما مور با اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است در سورہ آل عمران (رکوع 4) مذکور است۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ... سورة آل عمران ۳۱

و ارسال رسل۔ علی نبینا و علیہم الصلاة والسلام برائے ہمیں اتباع و اطاعت است او تعالیٰ در سورہ نساء (رکوع 9) فرمودہ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ ... سورة النساء ۶۴

و اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین اطاعت خداست جل و علا چنانچہ در سورہ نساء (رکوع 11) سے فرماید۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ... سورة النساء ۸۰

پس مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین مخالفت خدا ہے عز و جل باشد و اتباع کسے، بخلاف قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفت رسول است صلی اللہ علیہ وسلم پس جائز نباشد۔ و چون ثابت شد کہ اتباع کسے، بخلاف قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جائز نیست پس استدلال بقول و فعل کسے بر مستند از مسائل برخلاف قول و فعل آنحضرت صلی اللہ



علیہ وسلم چہ گوئے جائز باشد کہ اس عین اتباع دیگرے بخلاف قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و پست خم کردن هنگام سلام خلاف قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است در سنن ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ فخر المطابع دہلی 1269ھ (ص 447) از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی است۔

قال: قال رجل: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! الرجل منا يلقى اناه او صديقته اتخني له؟ قال: ((لا)) [1] الحديث

امادست برداشتن تاسیسنہ یا تاپشانی پس حصیثہ دریں باب بمنظر نیامده البتہ اس قدر بثبوت میرسد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باشاہ دست سلام کرده است ترمذی در سنن خود (ص 443) از اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرده

"ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرني المسجد يوما عصبية من النساء قعودا لوي بيده بالتسليم" [2]

وامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہم در الادب المفرد (ص 145 و 151) اسن دا از اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرده [3]

و همچنین آداب و بندگی را بر سلام ترجیح دادن و سلام را معیوب و مسلم متکبر پنداشتن خلاف قول خداے تعالیٰ عزوجل و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است خداے تعالیٰ اور سورہ نساء (رکوع 11) مے فرماید:

وَإِذَا خُتِمَ بِحَبِيبٍ فَيُؤَا بِحَسَنٍ مِنْهَا أَوْ رُدَّ وَبَا... ۸۶ ... سورة النساء

و در سورہ نور (رکوع 9) مے فرماید۔

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ ۖ ۱۱ ... سورة النور

وامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد (4/71) در کتاب الاستیذان از ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرده نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ

((لما خلق الله آدم قال: اذهب فسلم على اولئك نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما سيجونك فانها حيتيك وتحية ذريتك فقال: السلام عليكم فتالوا: السلام عليك ورحمة الله فزادوه ورحمة الله)) [4]

وازانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 72) کرده کہ

"انه مر على صبيان فسلم عليهم وقال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعل" [5]

وازعبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 72) کرده کہ مردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را پرسید کہ کدامی اسلام بہتر است؟ فرمودہ

"((تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت وعلى من لم تعرف))" [6]

واز براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 72) کرده۔

"قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع بعبادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ونصر الضعيف وعودن المظلوم واخفاء السلام وابرار المقسم" [7]

والابواب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص 72) روایت کرده نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔



"لا یسئل مسلم ان یشیرا فہ فوق ثلاث ینتقیان فیصد ہذا ویصد ہذا وخیر ہما الذی یشیرا بالسلام" [8]

و نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ در الادب المفرد (ص 143) از براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرده کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

((افشوا السلام تسلموا)) [9]

وازا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص 143) روایت کرده کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ :

((لا تملأوا البجیۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تجابوا الا لادکم علی ماتحالیون بہ؛ قالوا: علی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: افشوا السلام یشکم)) [10]

وازعبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 143) کرده کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

((اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام یشخلوا الجنان)) [11]

وازا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 143) کرده کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود:

((اذا جاء احدکم المجلس فلیسلم فان بدالہ ان مجلس فلیجلس واذا قام فلیسلم بالاولی باحق من الآخر)) [12]

وازعاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت (ص 144) کرده کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

((ما حدکم ایہود علی شئی ما حدوکم علی السلام والتائین)) [13]

وازا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص 143) روایت کرده کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ :

((حق المسلم علی المسلم خمس قیل: وما ہی؟ قال: اذا لقیته فسلم علیہ)) [14]

وازعبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص 151) کرده

"قال: البجیل من یخل بالسلام" [15]

وازا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرده (ص 151)

((قال: اخل الناس الذی یخل بالسلام)) [16]

وطبرانی این معنی را از ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً ہم روایت کرده۔

حکاه المتذری فی کتاب الترغیب والترہیب (ص 494) وجود اسنادہ۔

از حدیث مذکورہ بالا بویا شد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مردمان سلام میگرد و مردمان بروے صلی اللہ علیہ وسلم سلام میگردند تا آنکہ خود بنفس نفیس بر کودکان سلام میگرد و میفرمود افشاء سلام کنی تا محبت زیادہ شودے فرمود کہ از حقوق مسلم بر مسلم آنست کہ بوقت ملاقات بروے سلام کنوے فرمود کہ چون دو مسلمان با ہم دیگر ملاقی شوند پیش ہر کہ از ایشان



ابتدا اسلام کندا و افضل از دیگر است و این سلام از سنن قدیمه است که اوتعالیٰ این تحیت آدمی علیہ السلام و ذریت او گردانیدہ

و علاوہ برین معلوم ہر کس است کہ خدائے تعالیٰ در نمازہ بجگانہ فرستادن سلام را بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و بر جملہ بندگان خود کہ صالح باشد بر ہر مسلمان واجب گردانیدہ پس باین ہمہ نصوص کہ در بارہ سلام وارد شدہ آداب و بندگی را بر سلام ترجیح دادن و سلام را معیوب و مسلم را مستحب پنداشتن چہ قدر راہ خلاف خدا عزوجل و حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم لیمودن است و حال مخالفت خدا رسول کردن را خود خدائے عزوجل در آخر سورہ نور می فرماید :

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ ۱۳ ... سورة النور

و معلوم ہمہ کس است کہ حال ایلیس لعین انچہ شدتہ ہمیں مخالفت حکمی از احکام خداوندی بود و بس۔ پس مسلمانان را باید کہ این قسم خیالات فاسدہ و ساوس شیطانیہ را رد دہانے خود جانہ دہند و از اتباع ایلیس لعین و از دخول رزمرہ ابالہ و شیاطین خود را بسیار دور دارند۔ قال اللہ تعالیٰ۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حُزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۖ ۱ ... سورة الفاطر

(جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے خلاف کسی کا اتباع کرنا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو جو اس سے محبت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ سورت آل عمران کے چوتھے رکوع میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ ۳۱ ... سورة آل عمران

”کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا۔“

رسول عظیم۔ علی نبینا وعلیمم الصلاة والسلام۔ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی اتباع کے لیے بھیجا گیا تھا۔ سورۃ النساء کے نویں رکوع میں ارشاد الہی ہے :

فَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يَطِيعُ بِأِذْنِ اللَّهِ ۗ ۶۴ ... سورة النساء

”اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت خدا ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء کے گیارہویں رکوع میں فرمان باری تعالیٰ ہے :

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَهُوَ يَطِيعُ اللَّهَ ۗ ۸۰ ... سورة النساء

”جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔“

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت عین خدا تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف کسی کا اتباع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، لہذا یہ جائز نہیں ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف کسی کا اتباع جائز نہیں ہے تو کسی مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف دوسروں کی اتباع کرنا ہے۔

سلام کے وقت پشت کو جھکانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی (ص: 447) مطبوعہ فخر المطابع دہلی 1269ھ) میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :



”بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے کمر کو جھکائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“

ربا سلام کے وقت ہاتھ کو سینے یا پیشانی تک اٹھانا تو اس موضوع پر کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری ہے۔ البتہ اتنا ثبوت ضرور ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ سلام کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن (ص: 443) میں اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث بیان کیا ہے:

”بلاشبہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے تو وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو بلا کر اشارے کرتے ہوئے سلام کیا۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ”الادب المفرد“ (ص: 151، 145) میں اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس مضموم کی روایت نقل کی ہے۔ ایسے ہی آداب و بندگی کو سلام پر ترجیح دینا، سلام کو معیوب خیال کرنا اور سلام کرنے والے کو مستنبر سمجھنا خدا تعالیٰ کے قول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کے گیارھویں رکوع میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِذَا خُتِمَ بِحَبِيبٍ فَيُؤَا بِحَسَنٍ مِنْهَا أَوْ رُدُّوہَا... ۸۶ ... سورۃ النساء

”اور جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔“

اسی طرح سورۃ النور کے نویں رکوع میں فرماتے ہیں:

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ ۖ ۶۱ ... سورۃ النور

”پھر جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو، زندہ سلامت بسنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری ”کتاب الاستیذان“ (71/4) مطبوعہ مصر) میں ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوتے تھے، وہ آپ کو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا۔ وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ! انہوں نے انہیں لفظ رحمۃ اللہ کا زندہ جواب دیا۔“

نیز انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 72) روایت کی ہے:

”بلاشبہ وہ (انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا اور کہا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔“ اسی طرح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 72) پر روایت کی ہے:

”ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا (آداب) اسلام بہتر ہے؟“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



((لطمع الطعام وتقر السلام على من عرفته وعلى من لم تعرفه))

” (یہ کہ) تم کھانا کھلاؤ اور تم جسے جانتے ہو اسے بھی اور جس نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔“

لیے ہی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 72) روایت نقل کی ہے :

”کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا: مریض کی تیمارداری کرنے کا، جنازوں میں شرکت کرنے کا، چھینک مارنے والے کا جواب دینے کا، ضعیف و ناتواں کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کا، سلام کو عام کرنے اور قسم اٹھانے والے کو اس کی قسم سے بری کرنے کا۔“

اسی طرح ابوالببر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 72) روایت کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے، ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔“

نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الادب المفرد" (ص: 143) میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سلام پھیلاؤ تم سلامت رہو گے۔"

اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 143) روایت کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے، جب تک تم مومن نہیں بن جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے، جب تک تم باہم محبت کرتے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس کے ساتھ تم باہم محبت کرنے لگ جاؤ؟ انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپس میں سلام پھیلاؤ۔“

نیز عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 143) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔“

لیے ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو سلام کہے۔ اگر تو وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب وہ کھڑا ہو (اور جانے کا ارادہ کرے) تو سلام کرے، پہلی دوسری سے زیادہ حق نہیں رکھتی۔“

اسی طرح عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ص: 144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہودی تمہارے سلام اور آمین کہنے پر جتنا حسد کرتے ہیں وہ تمہارے کسی اور عمل پر نہیں کرتے۔“

نیز ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، پوچھا گیا وہ کون کون سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اس سے ملو تو سلام کہو۔ الحدیث۔“

لیے ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 151) روایت کی ہے:

”انھوں نے فرمایا: بخمیل ہے وہ جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہے۔“



اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص: 151) روایت کی ہے :

”انھوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخیل کرتا ہے۔“

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب ”الترغیب والترہیب“ میں (ص: 494) ذکر کیا اور اس کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو سلام کرتے تھے اور مرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود بچوں کو سلام کرتے اور فرماتے کہ باہم سلام پھیلاؤ، تاکہ آپس میں محبت بڑھ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے کہ مسلمان کے مسلمان پر حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اس سے ملاقات کے وقت سلام کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں تو جو ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے وہ دوسرے سے افضل ہے۔ یہ سلام قدیم سنتوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا سلام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے نیک بندوں پر سلام کرنا ہر مسلمان پر واجب کیا ہے۔ سلام کے بارے میں وارد ہونے والی ان تمام نصوص کے باوجود آداب و بندگی کو سلام پر ترجیح دینا، سلام کو معیوب اور سلام کرنے والے کو متکبر خیال کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کے خلاف راہ تلاش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے انجام خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کے آخر پر یوں بیان کیا ہے :

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ ۱۳ ... سورة النور

”سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ آپہنچے، یا انھیں دردناک عذاب آپہنچے۔“

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَ لَيْكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ الشَّعِيرِ ۖ ۱ ... سورة الفاطر

”بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔“

[1] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۲۷۲۸)

[2] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۲۶۹۷)

[3] الأدب المفرد للبخاری (۱۰۳۷)

[4] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۸۷۳)

[5] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۸۹۳) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۱۶۸)

[6] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۱۲) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۳۹)

[7] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۸۸۱) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۰۶۶)

[8] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۸۸۳) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۵۷۲۷)



[9] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۵۳) الآداب المفرد (۹۸۰)

[10] - صحیح مسلم رقم الحدیث (54) الآداب المفرد (980)

[11] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۱۸۵۵) الآداب المفرد (۹۸۱)

[12] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۲۶۰۶) الآداب المفرد (۹۸۶)

[13] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۸۵۶) الآداب المفرد (۹۸۸)

[صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۱۶۲) الآداب المفرد (۹۹۱) 14]

[15] الآداب المفرد (۱۰۳۱) یہ ایک موقوف حدیث کے الفاظ ہیں، جو سنداً بھی ضعیف ہے، البتہ اس معنی میں اگلی حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں: السلسلۃ الصحیحہ، رقم الحدیث (۶۰۱)

[16] صحیح ابن حبان (۳۲۹/۱۰)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الآداب، صفحہ: 697

محدث فتویٰ